اے غرّۃ المساجد یادوں کا تم ہو گلزار

اے غرّۃ المساجد اے غرّۃ المساجد

بانی ہیں تیرے مولی شہ سیف دین طاہر

مومن کی رہبری میں ہر آن تھے وہ حاضر

تیری بنا میں چمکے ہے سیف دیں کے انوار

اے غرّۃ المساجد یادوں کا تم ہو گلزار

گونجے دعات کی ہے نوح و بکا کی آواز

کانوں میں آ رہی ہے ان کی دعا کی آواز

ہے نعمتوں سے بھرپور تیرے یہ بام و دیوار

اے غرّۃ المساجد یادوں کا تم ہو گلزار

اے غرّۃ المساجد ہے فضل تیرا مخصوص

تخت امامی پر تھے ایک ساتھ ناص و منصوص

سیفی برہانی تجھ میں باقی رہے گی تذکار

اے غرّۃ المساجد یادوں کا تم ہو گلزار

جب طاھر و محمد دنیا سے پائے رحلت
اس پاک جا رکھے تھے دو شاہ کے جنازت
آنکھیں یہ دیکھ کر تھی آنسووں سے گہربار
اے غرّۃ المساجد یادوں کا تم ہو گلزار

برہان دیں محمد کی تو عظیم نیّت
سیف الہدی مفضل کی تو بلند ہمّت
ان کے کرم سے ہی ہے روشن یہ تیرے آثار
اے غرّۃ المساجد یادوں کا تم ہو گلزار

مسجد سے صحنِ روضت جو آج یہ ملا ہے
باغِ بہشت کا ایک منظر یہاں کھُلا ہے
املاک و حور اِس جا سب ہو رہے ہیں بلہار
اے غرّۃ المساجد یادوں کا تم ہو گلزار

ممبئ نگر کے درمیاں کیا خوب یہ بنا ہے
جیسے کے سیپ اندر موتی کوئی رکھا ہے
جیسے عروس نے ہو پہنا گلے میں گلھار
اے غرّۃ المساجد یادوں کا تم ہو گلزار

سایے میں اس بنا کے ہے مومنیں کے مسکن
بہجت بہا سے مہکے ہے ساکنیں کے آنگن
سیف الہدی کی کوشش سے ہے بلند معیار
اے غرّۃ المساجد یادوں کا تم ہو گلزار

بانیٔ سیفی مسجد شہ سیف دیں کے وارث
وہ زینت مساجد برہان دیں کے وارث
باقی رہے مفضل کل مسجدوں کے عمّار
اے غرّۃ المساجد یادوں کا تم ہو گلزار

پوری ہو سب بنائیں، آباد ہو مساجد
سیف الہدی کے دل کے پورے ہو سب مقاصد
اور افتتاح کے خاطر تشریف لائے سرکار
اے غرّۃ المساجد یادوں کا تم ہو گلزار